بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

مِشکوٰۃ
Monthly Mishkat

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

فہرست مضامین

حج ایک عاشقانہ عبادت	9
حج قرآن وسنت کی روشنی میں	14
قربانی کے مسائل	18
حجۃ الوداع	20
فرمودات مصلح موعودؓ	23
خانہ کعبہ اور حجر اسود کی تاریخ	27
شعبہ سائنس	32
ملکی رپورٹیں	33
نماز عید کے احکامات	34
ایام حج میں قبولیت دعا کا ایک ایمان افروز واقعہ	35
Summary of Khutba Juma on 27Th july 2018	40

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے۔

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک
نائبین
تبریز احمد سلیچہ　محمد کاشف خالد
مینیجر
سید عبد الہادی
مجلس ادارت
اطہر احمد شمیم　آر محمود عبد اللہ
ریحان احمد شیخ　اعجاز احمد میر
ڈیزائننگ
محمد کاشف خالد
دفتری امور
عبد الرب فاروقی　مجاہد احمد سلیچہ
مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹220
بیرون ملک $50
قیمت فی پرچہ ₹20

(اداریہ)

وحدت کے نظارے

"اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے۔ اور تمام بنی نوع انسان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا مدعی ہے۔ اسلام اپنے تمام احکامات میں اس اصل کی طرف خصوصی توجہ دلاتا ہے۔ ایک مسلمان کو دن میں پانچ مرتبہ مسجد میں ایک ہی صفحہ میں کھڑا ہو کر اس وحدت کے اظہار کی تلقین ہے۔ پھر ہر جمعہ میں اس وحدت کے دائرے کو وسیع کیا گیا ہے۔ اور سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ کے مقام پر اس وحدت کے اظہار کی شاندار مثال پیش کرنے کی تلقین ہے۔ اگرچہ ہمیں بظاہر اس وحدت کے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن مسلمانوں کے قلوب پھٹے ہوئے ہیں۔ دلوں میں اتحاد و اتفاق نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود 56 مسلم ممالک ہونے کے ان میں کوئی طاقت و شوکت نظر نہیں آتی۔ دوسروں کو زیر نگین کرنے کے بجائے وہ آپس میں ہی دست و گریبان نظر آتے ہیں۔ علم و دانش اور مؤدت و اخوت کے مراکز مساجد فتنہ و فساد کی آماجگاہ ہیں۔ اور جن مساجد اللہ میں تذکیر و تقدیس کا کام ہوتا ہے وہ بموں کی زد میں ہیں۔ مسلمانوں کے روحانی مرکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے والیان مسلمانوں کے مابین تفرق و تشتت کو بڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ یمن میں انکی جنگ اور ایران کے ساتھ گہری رقابت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مسلمانوں کے مابین پائے جانے والے اختلاف اور رقابت کی بنیادی وجہ امام آخر الزمان کا انکار اور اس کی تکفیر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات دلوں میں محبت پیدا کرتی ہے۔ جب خدا کے مامور سے رقابت ہو تو پھر آپسی الفت کہاں سے پیدا ہو سکتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت بنی نوع انسان کو ایک ہی دین پر جمع کرنے کے لئے ہوئی ہے۔ اور وہ دین دینِ متین اسلام ہے۔ آپؑ کے چلائے ہوئے سلسلے جس کو آج خلافت کی آسمانی قیادت نصیب ہے کے ساتھ وابستگی میں ہی دنیا کے امن اور مسلمانوں کے اتحاد کا راز مضمر ہے۔ خلافت کی ندائے آسمانی کی طرف کان نہ دھرنے سے نہ دنیا میں حقیقی اتحاد پیدا کیا جا سکتا ہے نہ مسلمانوں کی ذلت و نکبت دور ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو عافیت کے اس حصار میں پناہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(نیاز احمد نائک)

قرآن کریم

اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (البقرہ ۱۹۸)

ترجمہ : حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات بد کرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہو گا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا اور زاد سفر جمع کرتے رہو۔ یقیناً سب سے اچھا زاد سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ سے ہی ڈرو اے عقل والو۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج 38)

خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ ہی خون پہنچتا ہے مگر تمہارا تقویٰ اس کو پہنچتا ہے۔

انفاخ النبی ﷺ

عَنْ مُخْنَفِ بْنِ سَلِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، قَالَ: قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةً

(ابو داد کتاب الضحایا)

حضرت مخنف بن سلیم ؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ مقام عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ وہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہر صاحب استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ

(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْر ذی الحجة)

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جب ذوالحج کا چاند نکلے تو وہ قربانی کا جانور ذبح کرنے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ناخن .

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَ الْاَضْحٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ .

(ترمذی کتاب الاضحی)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ عید الاضحی کی نماز پڑھی اس کے بعد حضور ﷺ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جس آپ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپ نے یہ الفاظ کہے اللہ کے نام کے ساتھ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کرسکتے قبول فرما۔

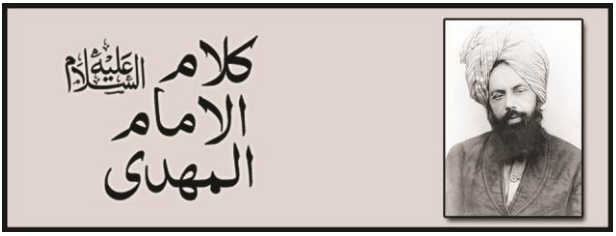

” محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولئہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳صفحہ ۱۰۰)

اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہے۔۔۔خدا تعالیٰ جو تمہارے اند ر تقویٰ قائم کرنے کے لئے تم سے قربانی مانگتا ہے۔۔۔ یہ گوشت اور خون جو تم نے جانور کو ذبح کرکے حاصل کیا ہے اور بہایا ہے اگر یہ تقویٰ سے خالی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مقصد سے خالی ہے تو اللہ تعالیٰ کو توان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کرکے قربانی کی روح تم میں پید کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے لئے اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے اور میں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیمؑ کی سنت پر عمل پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ ے توفیق دی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کی اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اسکے حکم پر عمل کرنے والا ہوا، اس قابل ہو اکہ اس پر عمل کرسکوں۔ اس نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نیت سے قربانی کررہے ہوگے ، تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کروگے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی۔۔۔۔ یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ کے حضور قربانیاں پیش ہو نی چاہئیں ۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس خطبہ عیدالاضحیہ 21 جنوری 2005)

خلاصہ خطبہ جمعہ

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

3 اگست 2018ء بمقام حدیقۃ المہدی یو کے

تشہد، تعوذاور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق پا رہے ہیں۔ تمام شاملین جلسہ کو جلسہ کے ان تین دنوں میں جلسہ کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہئے تبھی جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے کاموں میں کمیاں اور کمزوریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ جہاں کارکنان اپنے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے وہاں مہمان بھی ان کمیوں اور کمزوریوں سے صرف نظر کریں اور جہاں کہیں کارکنوں کو مدد کی ضرورت ہو خود بڑھ کر ان کی مدد کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اِکائی ہم میں تبھی پیدا ہو سکتی ہے جب ہم ایک دوسرے کے بوجھ اٹھانے والے ہوں۔ اس بنیادی بات کو مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو یاد رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو چند باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ سب سے پہلی بات کارکنوں کیلئے یہ ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعودؑ کے جاری کردہ جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں، کسی دنیاوی میلے میں شامل ہونے کیلئے نہیں آئے۔ اپنے روحانی علمی اور اخلاقی معیاروں میں بہتری کیلئے جمع ہوئے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ یہی سوچ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کی ہے اور ہونی چاہئے ورنہ ان کا جلسہ میں شامل ہونا بے مقصد ہے۔ بہرحال کارکنان کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کا رویہ جیسا بھی ہو کام کرنے والوں نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں اس کا اُسوہ حسنہ مہمانوں کیلئے کیا تھا؟ وہ لوگ جو شہر میں رہنے والے تھے روزانہ آپؐ سے ملنے والے تھے۔ اُن کو اگر کبھی اُن کی غربت کی حالت کی وجہ سے یاویسے ہی کھانے پر بلایا اور وہ لمبا وقت آ کر بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے اور آپؐ کے آرام اور آپؐ کے کام میں مخل ہوئے تو انہیں آپؐ کبھی نہیں کہتے تھے کہ وقت سے پہلے نہ آؤ۔ مَیں مصروف ہوں اور کھانا کھا کر جلدی چلے جاؤ کہ تمہارے بیٹھے رہنے کی وجہ سے میں اپنے بعض کام نہیں کر سکتا۔ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر اور آپؐ کا مہمانوں کو برداشت کرنے کا صبر اور حوصلہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو فرمایا کہ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ کہ وہ تمہارے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے تمہیں منع کرنے سے حیا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات کہنے میں کوئی روک نہیں۔ پس لمبا عرصہ بلا وجہ نبی کے گھر میں بیٹھ کر اسے تکلیف نہ دو۔ پس ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی

کے اعلیٰ ترین اُسوے کا ذکر فرما دیا۔اخلاق کے اعلیٰ ترین ہونے کا ذکر فرما دیا تو دوسری طرف مہمانوں کو بھی خاص طور پر حکم دیا کہ مہمان بن کر اپنے حق سے تجاوز نہ کرو۔ مہمانوں کو اپنے مہمان ہونے کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔

پھر آنحضرت ﷺ کا غیروں کے ساتھ مہمان نوازی اور بلند حوصلگی کا معیارایک ایسا معیار تھاکہ انسان دنگ رہ جاتا ہے، حیران رہ جاتا ہے۔ اس کی مثال ہم دیکھتے ہیں ،جب ایک غیر مسلم آتا ہے مہمان بن کے، آپ اس کی خاطر مدارات بھی کرتے ہیں اور صبح اٹھ کر جاتے ہوئے وہ مہمان بستر گندہ کر کے چلا جاتا ہے۔ آپؐخود اُسے دھوتے ہیں۔صحابہ رضوان اللہ علیہم عرض کرتے ہیں کہ ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں، ہم حاضر ہیں۔ حضور کیوں تکلیف کر رہے ہیں۔آپؐفرماتے ہیں کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میں ہی اس کا گند دھوؤں گا۔ پس یہ وہ اعلیٰ ترین اسوہ ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے فرمایا:ہمارے جلسہ پر اپنے بھی آتے ہیں غیر بھی آتے ہیں اور سب آنے والے اچھے اخلاق کے مالک ہیں یا دین سیکھنے کیلئے آتے ہیں یا اسلام اور احمدیت کے بارے میں معلومات لینے آتے ہیں۔ بشری کمزوریاں تو ہر ایک میں ہوتی ہیں اگر کوئی اونچ نیچ ہو بھی جائے، کسی سے زیادتی ہو بھی جائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ لوگ بداخلاق ہیں یا ان کی نیتیں نیک نہیں ہیں۔ یہ بشری کمزوریاں ہیں جس کی وجہ سے بعض دفعہ اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔اگر ہو بھی جائے تو برداشت کرنا چاہئے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدی چاہے مہمان ہو یا میزبان اسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے انہیں زیادہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔اگر کارکنوں کی طرف سے صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہو گا تو دوسرا خود ہی شرمندہ ہو جائے گا۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والا ہر شعبہ میں جہاں وہ ڈیوٹی دے رہا ہے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے اور اسے ان دنوں میں ایک بہت بڑا چیلنج سمجھ کر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کہ لوگوں سے اچھی اور نرم بات کیا کرو۔اچھی طرح بات کرو۔یہ وہ بنیادی چیز ہے جو جھگڑوں کو ختم کرنے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کے لئے ضروری ہے۔یہ اصول صرف خاص موقعوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے اور جب انسان کو اس کی عادت پڑ جائے تو رنجشیں اور زیادتیاں کبھی ہو ہی نہیں سکتیں۔پس میزبانوں اور مہمانوں کو یہاں بھی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے اور خاص طور پر ان دنوں میں تو ضرور اس پر عمل کریں کہ اس ماحول کو خاص طور پر سب نے مل کر خوشگوار بنانا ہے تا کہ جس مقصد کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ پورا ہو اور وہ ہے اپنی اخلاقی اور روحانی حالت بہتر کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں اور پھر یہ بھی کہ اچھے اخلاق کا مالک نماز روزے کے پابند کا مقام حاصل کر لیتا ہے یعنی اُسے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ نیکی پھر آگے کئی نیکیوں کے بچے دیتی چلی جاتی ہے۔ پس کارکنان خاص طور پر اس بات کو لازمی بنائیں کہ جیسا بھی کسی دوسرے کا سلوک ہو ان کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہنی چاہئے۔اس ظاہری حالت میں ان کا اثر پھر دل پر بھی ہوتا ہے اور دل میں بھی کوئی سختی پیدا نہیں ہو گی اور جب دل میں بلا وجہ کی سختی پیدا نہیں ہو گی تو غلط فیصلے بھی نہیں ہوں گے جو بعض دفعہ جوش اور غصہ میں ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے خلق کے اعلیٰ ترین معیار کو بیان کرتے ہوئے ایک صحابی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہنستا مسکراتا چہرہ کسی کا نہیں دیکھا۔ پھر آپ

ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ نرمی کرو کیونکہ جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا ہے۔

اب اس بات کو اگر کارکنان اور شامل ہونے والے سب سمجھ لیں تو اس ماحول کی برکات کی وجہ سے خیرو برکت سے جھولیاں بھرنے والے بن جائیں گے۔

ساتھ ہی میں شاملین جلسہ سے بھی کہوں گا کہ جلسہ کے اتنے وسیع انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے رضا کاروں کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں۔ یہ کوئی ہمارے ملازم نہیں ہیں۔ بعض بہت اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے ایک جذبے سے سرشار ہو کر خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح نوجوان ہیں جو سیکنڈری اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں۔ لڑکیاں بھی ہیں لڑکے بھی ہیں اسی طرح بچے بھی ہیں۔ یہ سب ایک جذبے سے خدمت کرتے ہیں۔ اس لئے اگر کہیں چھوٹی موٹی کمیاں اور کمزوریاں دیکھیں بھی تو صرف نظر کریں۔ اگر کسی مہمان کو کسی شعبہ میں کمی نظر آتی ہے تو صرف شعبہ کے انچارج کو لکھ دیں بجائے کارکنوں سے الجھنے کے۔ اس سال اگر کمی کو نہ بھی دور کیا جا سکا تو اگلے سال کیلئے خیال رکھا جائے گا اور ہمارے جماعتی نظام کی یہی خوبی ہے اور ہونی چاہئے کہ جن جن کمزوریوں کی نشاندہی ہو انہیں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مہمان نوازی کا ایک اہم شعبہ کھانا پکانے کا ہے۔ کھانا پکانے والے اس بات کا خیال رکھیں کہ کھانا اچھی طرح پکا ہو۔ مجھے امید ہے کہ مہمان تو اس بات پر انشاء اللہ شکایت نہیں کریں گے لیکن اگر کریں بھی تو غصہ سے بھر کر نہ کریں بلکہ پیار سے انتظامیہ کو توجہ دلا دیں کہ یہ کمی ہے اس کو پورا کریں۔

پھر شاملین جلسہ کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کا ایک حسن خلق یہ بھی ہے کہ مؤمن بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے اور یہ جلسہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالص للہی جلسہ قرار دیا ہے اس میں تو ہر قسم کی فضول باتوں اور وقت کے ضائع کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جلسہ کے پروگراموں کو غور سے سنیں۔ سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ سے اٹھ کر نہ جائیں۔ آجکل کے دنیا داری کے ماحول میں بچوں اور نوجوانوں کو دین کی اہمیت کا احساس دلانا اور اس کے ساتھ جوڑنا بہت بڑا اور اہم کام ہے والدین کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ ہر ماں اور ہر باپ کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

تربیت کے لحاظ سے اور دین سے جوڑنے کے تعلق میں سب سے اہم بات عبادت ہے۔ اس کی خود بھی پابندی کریں اور بچوں کو بھی نمازوں کے اوقات میں ساتھ لائیں۔ اگر گھر دُور ہیں مسجد سے یا سینٹر سے تو گھروں میں بھی باجماعت نمازوں کا انتظام اور اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان بھی نمازوں کی پابندی کریں۔ اگر ہماری نمازوں پر توجہ نہیں تو ہمارے سب کام بیکار ہیں۔

انتظامی لحاظ سے بھی بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ جو لوگ اپنی گاڑیوں پر آتے ہیں وہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔ جو مسجد فضل میں نماز پڑھنے آتے ہیں وہ بھی اپنی کاریں ایسی جگہ کھڑی کریں جہاں ہمسایوں کے راستے نہ رکیں ان کے گھروں کے راستے نہ رکیں اور انہیں تکلیف نہ ہو۔

انتظامی لحاظ سے شعبہ نظافت اور صفائی بھی ہے اس طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے ہمیشہ یاددہانی کرواتا ہوں نظافت اور صفائی ایمان کا حصہ بھی ہے جسے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ غسل

خانوں اور ٹائلیٹ کی صفائی کا کارکنان اور مہمان بھی خاص خیال رکھیں۔اسی طرح سڑکوں اورراستوں پر اگر گلاس وغیرہ یا کھلے میدان میں گلاس وغیرہ یا ٹن وغیرہ یا کوئی چیز نظر آئے، لفافے وغیرہ گرے ہوئے تو ان کو اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دیا کریں۔

پھر حفاظتی نقطۂ نظر سے اپنے ماحول پر نظر رکھیں جلسہ گاہ کے اندر بھی اور باہر بھی کوئی شرارتی عنصر کوئی شرارت کر سکتا ہے اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔کوئی بھی مشکوک چیز دیکھیں یا کسی کی مشکوک حرکات دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو قریب ترین کھڑے ڈیوٹی والے کو اطلاع دے دیں۔خواتین کو خاموشی سے جلسہ کے پروگراموں کو سننا چاہئے اور ڈیوٹی والی لڑکیوں سے تعاون کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سب کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہم سب وہ فیض پانے والے ہوں جس کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔

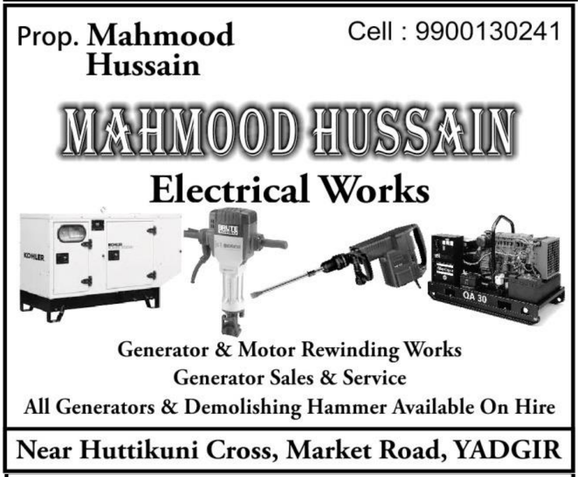

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

Abdul Hai 9916334734

AL-MASROOR

Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

Taher Ahmed siddiqui Cell : 8019648423
Mujeeb ur Rehman 9391118181

Love For All Hatred For None

A.A. TRADERS

General Items, Tailoring Material,
Sports Items, Birthday Items Etc.

Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi,
Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 31)

Surely, thy Lord enlarges *His* provision for whom He pleases, and straitens *it for whom He pleases*. Verily, He knows *and* sees His servants full well. (Al-Qur'an 17:31)

NOORUDDIN
ELECTRIC WORKS

Specialist in :
Electrical Interior Work & Casing - Caping

**Contact for Service
and
Walk for Training**

9765353734 9764299007

**Opp. Passport Office, Behind Yashwant Hotel,
Pingle Vasti, Mundwa Road, Pune - 36**

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“

(کلام امام الزمان)

حج ایک عاشقانہ عبادت

(از بلال احمد اہنگر استاد جامعہ احمدیہ قادیان

حج کا تعلق خالصۃً عبادات سے ہے اور لا ریب صفا، مروہ، منیٰ اور عرفات کے مقامات ایسے مقدس مقامات ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے خارق عادت معجزات ظاہر ہوئے ہیں۔تجلیات الٰہیہ سے متصف ان مقامات کی زیارت آب حیات بن کر ایک مئومن اور عاشق صادق کے ایمان کو نئی تازگی اور روحانی نشوونماعطا کرتی ہے۔چنانچہ خانہ کعبہ اور بیت اللہ وہ پہلا مقام ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ جیسے جلیل القدر انبیاء پر خدا تعالیٰ کی عظیم الشان تجلیات ظاہر ہوئیں۔اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے حضرت سید المرسلین فخر الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے لئے بھی اسے ہی پسند فرمایا۔اور حضرت ابراہیمؑ کی درد مندانہ دعاؤں کو جوانہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت کی تھیں اپنے فضل سے نہ صرف قبول فرمایا بلکہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے روحانی، سیاسی اور اجتماعی فوائد کے لئے اس مقام کو" مَثَابَةً لِلنَّاس" قرار دیا۔پس بیت اللہ کے متفرق مقامات کی زیارت اس بات کی علامت ہے کہ خدا سے محبت کرنے والے اور خدا کی خاطر قربانیاں دینے والوں کی قربانیاں کبھی ضائع نہیں کی جاتیں۔اور حضرت ابراہیمؑ کی عظیم المرتبت قربانی اس بے پناہ داستان کو بہت ہی خوبصورت انداز میں یوں بیان فرمایا ہے اور اسے واقعی مؤمن کا معراج اور عاشق صادق کی زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے۔

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الأنعام 163)

یعنی اے میرے محبوب خدا یقیناً میری نمازیں اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

قارئین کرام انسان کی سرشت میں محبت و انیست کا مادہ ہے وہ شور محبت اس محبت کے باعث ہے جو خداتعالیٰ نے خود اس کی سرشت میں ودیعت کی ہے۔انسانی طبیعت یہ تقاضا کرتی ہے کہ انسان اپنے وطن، اہل وعیال، دوست رشتہ دار سے انسیت ومحبت رکھے اور ان کے قریب رہے جب آدمی حج کے لئے جاتا ہے تو اسے اپنے وطن اور بیوی اور عزیز وقارب کوچھوڑ کر جانا پڑ تا ہے صرف اس لئے کہ وہ دیوانہ وار کسی ایسی ذات سے محبت کرتا ہے جسکی محبت ان تمام محبتوں پر حاوی ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت نے حج کے حوالے سے بہت ہی رغبت دلائی ہے انسان کو زیارت کعبہ پر ابھارا،مہبط وحی و رسالت کے دیدار کا شوق بھی دلایا ہے اور سب سے بڑھ کر

شریعت نے حج کا اتنا اجر وثواب متعین فرمایا ہے کہ سفر حج ایک عاشقانہ سفر بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العمرۃ الی العمرۃِ لما بینھما و

الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ

ترجمہ :"ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان دونوں کے درمیان ہوئے ہیں اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے"

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے جب ایک شخص کسی سے محبت کرتا ہے اور اس کا عاشق ہے تو وہ اپنے محبوب اور معشوق کو راضی اور خوش کرنے کے لئے مختلف جتن کرتا ہے اپنا حال بے حال کرلیتا ہے۔ دیوانوں کی طرح پھرتا ہے محبوب کے گھر کے ارد گرد چکر لگاتا ہے اس سے تعلق رکھنے والی چیزوں سے پیار کرتا ہے انہیں چومنے لگتا ہے اور یہ سارے والہانہ انداز اس لئے اختیار کرتا ہے تاکہ اس کا محبوب اس پر خوش ہوجائے۔ پیار کی نظر سے اسے دیکھے ملاپ اور وصال کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے بقول شاعر (سعدی شیرازیؒ)

اگر قصد جفاداری، اینک من اینک سر

مگر در راہ وفاداری، جان در قدمت ریزم

ترجمہ : اے میرے محبوب، وفاداری اور محبت کے راستے میں، میں اپنی جان تیرے قدموں میں ڈال دونگا۔

چنانچہ ایک مؤمن کا حقیقی معشوق اس کا خدا ہے اس لئے اس کے جذبۂ محبت کی تسکین کے لئے پیار اور اس کے اظہارکے لئے چند نمونے حج کی عبادت میں رکھے گئے ہیں۔ وہ اَن سلی چادریں پہنتا ہے، سر سے ننگا ہوتا ہے۔ پاؤں میں چپل ہوتے ہیں۔ بال بکھرے بکھرے سے ہوتے رہتے ہیں کیونکہ کنگھی کرنے کی اجازت نہیں۔ "لبّیک لبّیک" کی صدا بلند کرتا ہے حجر اسود کو چومتا ہے۔ بیت اللہ کے ارد گرد گھومتا اور چکّر لگاتا ہے۔ یہ سب کچھ اظہار محبت کے والہانہ انداز ہیں۔ چنانچہ رابعہ بنت کعب قزداری فرماتی ہے۔

نعیم بی تو نخوام جحیم با تو رواست

کہ بی تو شکر زہراست وبا تو زہر عسل

یعنی عاشق ہر آن اپنے محبوب کی معیت اور وصال کا طلبگار رہتا ہے وہ جنت اور جہنم کے امتیاز سے مبرا ہوتا ہے۔

حج میں عشق کے اس والہانہ اظہار کے فلسفہ اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں :

" محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبّان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھ یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانے کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصوّر کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے۔

اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پاکر بھی اس کو چومتاہے۔کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھاجاتا ہے وبس۔جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کوبوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھرایا۔"

(بحوالہ چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ نمبر ۱۰۰)

حضرت مسیح موعودؑ نے حج کو ایک عاشقانہ عبادت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے :

" اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہوجاوے۔عاشق اور ،محب جو سچا ہو تا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔جیساکہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔اسکا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کاطواف کرنے والا نزع ثیاب کر کے خداکے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی۔وہ اس کے اردگرد قربان ہو رہے ہیں"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ءصفحہ نمبر ۲۰،۲۱)

پس طواف کے آخر میں حجر اسود کو بوسہ دینا،صفاومروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرنا، تین جمروں کو کنکریاں مارنا بال منڈوانا اور قربانی کرنا یہ سب عشق کے اظہار کے لئے ہے ظاہر افعال ہیں جو تمثیلی زبان میں اس بات کو اقرار ہے کہ خدا کی خاطر مشقت اٹھانے والوں کو اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بلاتا بلکہ ان کا اور ان کی قربانیوں کا ذکر ہمیشہ زندہ رہتا ہے حافظ شیرازی نے کیاہی خوب فرمایاہے۔

ھرگز نمیرد آن کہ دلش زندہ شدبہ عشق
ثبت است بر جدیدہ عالم دوام ما

یعنی عشق ومحبت کی بدولت میں نے ایسی جاودانی زندگی پائی جسے موت اور فنا نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فلسفۂ حج اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

"عبادات کے دو حصے تھے ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے یہ حق دو ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔اسلام نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے جو رکھا ہے، فرمایا حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں بعض وقت شدتِ محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتاہے وہ حج میں موجود ہے۔سر منڈایا جاتا ہے۔پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔اسلام نے پورے طور پر ان

حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔ نادان وہ شخص ہے جو نابینائی سے اعتراض کرتا ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر ۲۲۴،۲۲۵ ایڈیشن ۲۰۰۳)

الغرض حج ایک عاشقانہ عبادت ہے کیونکہ حاجی کے ہر عمل سے وارفتگی اور دیوانگی ٹپکتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگی میں حج کے حقیقی مفہوم اور فلسفہ کو بہتر رنگ میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم زبان حال سے کہنے والے ہوں۔

در بیابا زشوق کعبہ خواہی زد قدم
سرزنش ھا گر کند خار مغلای غم فخور

اگر تو زیارت کعبہ سے مشرف ہونا چاہتا ہے تو محبت صحرا میں قدم رکھ اور یہاں پر ہر قدم پر کیکروں کے کانٹوں کی سرزنش سے مت۔

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

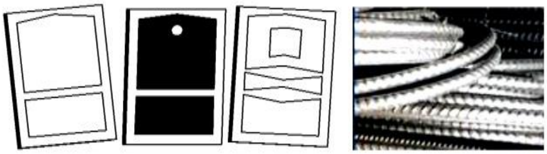

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

M.Y.Links

- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply

Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

حج قرآن و سنت کی روشنی میں

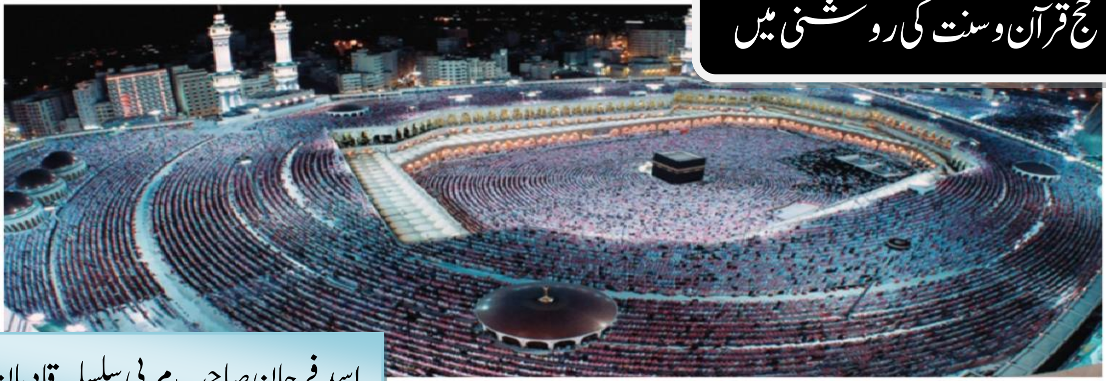

اسد فرحان صاحب مربی سلسلہ قادیان

ہر قوم و ملّت کا ایک مرکز اتحاد ہوتا ہے جہاں اس قوم کے افراد جمع ہو کر اپنے مالک حقیقی کی عبادت کرتے ہیں۔ اپنے تمدن اور اپنی ثقافت کے اجتماعی آثار دیکھتے ہیں۔ افراد ملت باہمی تعارف حاصل کرتے ہیں ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھتے اور انہیں دوٗر کرنے اور مقاصد کے حصول کے لئے متحدہ کوشش کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی مضمون پر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں روشنی ڈالتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ

﴿الحج: ۳۵﴾

ترجمہ: اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تاکہ وہ اللہ کا نام اس پر پڑھیں جو اس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں۔ پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جائو۔ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم میں حج کے طریق پر کوئی نہ کوئی عبادت رائج ہے گو کہ ان کے نام مختلف ہوسکتے ہیں چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس تعلق سے فرماتے ہیں:

”حج کا مضمون بھی صرف مسلمانوں سے ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اسی لئے قرآن مجید نے جہاں خدا کے پہلے گھر کی تعمیر کا ذکر فرمایا جو بکہ میں واقع ہے تو فرمایا یہ تمام بنی نوع انسان کی خاطر بنایا گیا تھا۔ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ (آل عمران ۹۷) وہ پہلا گھر جو ہدایت کے لئے بنی نوع کی خاطر بنایا گیا وہ مکہ میں واقع ہے۔ پس حج در اصل مسلمانوں کے ایک ہونے کی علامت نہیں مسلمانون کے اُمّت واحدہ بننے کی علامت نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے اُمّت واحدہ بننے کی علامت ہے۔ اور اس پہلو سے حج کا مضمون دُنیا کی ہر مذہبی قوم میں پایا جاتا ہے۔“

(خطبہ عید الاضحیہ ۲۱ مئی ۱۹۹۴ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

قرآن کریم نے جہاں حج بیت اللہ کو فرض قرار دیا وہاں حج کے مضمون پر جگہ جگہ اس رنگ میں روشنی ڈالی کہ اس کے فلسفے اور حکمت سے بھی انسان کو خوب اچھی طرح آگاہی ہو۔ اس مضمون سے تعلق رکھنے والا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جسے قرآن شریف نے نظر انداز فرمایا ہو۔

حج کی تاریخی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ

ترجمہ: یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعث ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔ ﴿آل عمران:۹۷﴾

اسی طرح سورہ حج کی آیت نمبر 30 اور 34 میں اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو بیت عتیق کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔

چنانچہ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جو سب سے پہلا گھر تعمیر کیا گیا وہ خانہ کعبہ ہی تھا۔ خدا کے کچھ ایسے بندے تھے جنہوں نے وہ گھر تعمیر کیا تھا، کون تھے اس کا علم نہیں کس وقت کیا گیا اس کا بھی علم نہیں لیکن یہ گھر اُسی وقت تعمیر کیا گیا ہو گا جبکہ تمام بنی نوع انسان ایک خاندان کی طرح ہوں گے۔ اور انسان ارتقائی منازل طے کرتا ہوا باشعور انسان بنا ہو گا اور اسے اپنے خالق حقیقی کی شناخت ہوئی ہو گی۔

غرض لوگ کچھ عرصہ تک اس گھر میں خدا تعالیٰ کا نام بلند کرتے رہے لیکن بعد میں کسی نامعلوم وجہ سے یہ جگہ ویران ہو گئی چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ جگہ پیاری تھی اس لئے اس نے ارادہ کیا کہ پھر سے یہ گھر آباد ہو اور تمام دُنیا کے لئے ہدایت کا مرکز بنے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس ویرانہ میں آبادی کی بنیاد رکھی وہاں اپنی بیوی ہاجرہؑ اور بیٹے اسماعیلؑ کو بسایا اس وقت وہاں نہ پانی تھا اور نہ کسی انسان کا گزر بسر۔ اس بے نظیر قربانی کا مقصد یہ تھا کہ ہمیشہ کی زندگی کے مرکز کعبۃ اللہ کو جس کی بنیادیں ریت کی تہوں میں اپنی صدیوں کی تاریخ چھپائے ہوئے تھیں پھر سے تعمیر کیا جائے۔ غرض یہاں آباد ہونے کے کچھ عرصہ کے بعد ارشاد الٰہی کے تحت حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی مدد سے اس گھر کو تعمیر کیا تاکہ آئندہ یہ جگہ عالم گیر ہدایت کا مرکز بنے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یہاں بسنے والی نسل سے وہ عظیم الشان نبی مبعوث ہو جس کی لائی ہوئی تعلیم ساری دُنیا کے لئے اور سارے زمانوں کے لئے ہو گی۔

اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿البقرة:۱۲۸﴾

ترجمہ: اور جب ابراہیمؑ اس خاص گھر کی بنیادوں کی اُستوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دُعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سُننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

نیز فرمایا: وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿الحج:۲۷﴾

ترجمہ: اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھ۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنائے گئے پہلے مکان کے نامعلوم زمانوں سے مٹے ہوئے آثار کو تلاش کیا اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ ملکر اس گھر کو دوبارہ تعمیر کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دُعائیں مانگی کہ:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿البقرة:۱۳۰﴾

ترجمہ: اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا　خلیل ایک معمار تھا جس بناء کا
ازل میں مشیت نے تھا جسکو تاکا　کہ اس گھر سے اُبلیگا چشمہ ہدیٰ کا
(حالیؔ)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی عاجزانہ دُعائیں بار گاہِ الٰہی میں مقبولیت کا درجہ پا گئیں اور خدا تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں وہ عظیم الشان نبی مبعوث فرمایا جس نے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر کے اُمت واحدہ کا رنگ دینا تھا۔ دُنیا کی تمام قوموں کا ایک ہاتھ پر اکٹھا ہو جانا ہی حج کا مرکزی نقطہ ہے۔ اس لئے جہاں خدا تعالیٰ نے کعبہ کی تعمیر کا ذکر فرمایا وہاں اس مضمون کو صرف مسلمانوں کے ساتھ مختص نہیں کیا بلکہ "الناس" کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح ابتداء میں کعبۃ اللہ اس وقت موجود تمام انسانوں کا پہلا معبد تھا اسی طرح آخر میں بھی اس نے تمام بنی نوع انسانوں کا معبد بننا ہے کیوں کہ اوّل کو آخر سے ایک نسبت ہے۔

اسی تصوّر کے لئے حج کی عبادت کو نمونہ کا رنگ دیا گیا ہے تا کہ حج کے لئے جمع ہونے والے مسلمان
اکٹھے ہو کر اپنے مالک و خالق کے حسن کے گیت گائیں اس کے فضلوں کا شکریہ ادا کریں۔ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور اُمت واحدہ کا نمونہ بنیں۔

حج ارکان اسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اہم عبادت ہے۔ حج کے لئے خاص مہینے مقرر ہیں جنہیں "اشھر الحج"، یعنی حج کے مہینے کہا جاتا ہے۔ حج فرض ہونے کی شرائط ہے کہ مسلمان ہو، عاقل بالغ ہو، اتنا مالدار ہو کہ گھر کے خرچ اخراجات کے علاوہ مناسب زاد راہ پاس ہو اور راستے میں امن وامان ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (البقرہ ۱۹۸)

ترجمہ: حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کرلیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات بد کرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہو گا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ یقیناً سب سے اچھا زاد سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ سے ہی ڈرو اے عقل والو۔

نیز فرمایا وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ﴿البقرۃ: ۱۹۷﴾
اور حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے پورا کرو۔

اسی طرح فرمایا: وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿الحج: ۲۸﴾

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دوبلی ہو گئی ہو وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے رستے سے آئیں گی۔

قارئین کرام خانہ کعبہ کی حرمت اور مناسک حج کے ادا کرنے کا مقصد بہت عظیم ہے جس کی بنیادوں پر بہترین معاشرے کی تعمیر کی جا سکتی ہے جہاں صرف امن ہی امن ہو، خانہ کعبہ کی حرمت اور حج کی عبادت کے اس عظیم الشان مقصد کے بارہ میں ہمیں آنحضرت ﷺ کے اس خطبے سے معلوم ہوتا ہے جو کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا: آپ ﷺ نے فرمایا" اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابل احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ

ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے۔اس سوال و جواب کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ سنو! تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضور ﷺ نے اس بات کو کئی دفعہ دہرایا۔(مسند احمد صفحہ ۲۳۰ جلد اوّل)

قارئین کرام حج کا جو مرکزی نقطہ تمام بنی نوع انسان کا اُمت واحدہ بننے کا ہے وہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ تمام لوگ ایک دوسرے کی جان ومال عزت و آبرو کی حفاظت کریں ان کا احترام کریں۔ پس اسی کی طرف آنحضور ﷺ نے تمام بنی نوع انسان کو توجہ دلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حج کے اصل مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

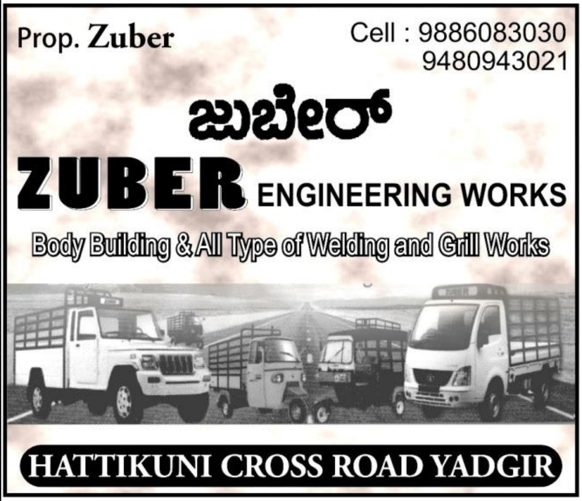

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

قربانی کے مسائل
(ازکتاب فقہ المسیح 239-236)

قربانی کی حکمت

فرمایا:

"خداتعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خداتعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَ لَا دِمَآؤُہَا وَ لٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج 38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتااور نہ ہی خون پہنچتاہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤجیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو۔اسی طرح تم بھی خداکی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہو تو ابھی وہ ناقص ہے۔"

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23ص 99 حاشیہ)

قربانی صرف صاحب استطاعت پر واجب ہے

ایک شخص کا خط حضورؑ کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ ڈال دی تھی، مگر ان لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اس حصہ سے خارج کر دیاکیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دے دوں تو میری قربانی ہو جائے گی؟

فرمایا:"قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔مسکین فنڈ میں روپے دینے سے نہیں ہو سکتی۔اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں۔"

(بدر 14 فروری 1907ص 8)

غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر قربانی کرنا

ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈال کر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے؟

فرمایا: "ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو۔اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کر سکتے ہواور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں۔وہ غیر جو تم کو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ ان کے ساتھ شامل ہو۔خدا پر توکل کرو۔"(بدر 14 فروری 1907 ص 8)

بکرے کی عمر کتنی ہو

سوال پیش ہوا ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے؟

فرمایا:"مولوی صاحب سے پوچھ لو۔اہلحدیث اور حنفاء کا اس میں اختلاف ہے۔

نوٹ ایڈیٹر صاحب بدر :مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں۔"

(بدر مورخہ 23 جنوری 1908ء ص 2)

عید الاضحی کا روزہ

عید الاضحیہ کے دن قربانی کر کے اس کا گوشت کھانے تک جو روزہ رکھا جاتاہے اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا: ”مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھے لکھا ہے کہ جو روزہ اس عید کے موقع پر رکھا جاتاہے وہ سنت نہیں،اس کا اعلان کردیا جائے مگر رسول کریم ﷺ کا یہ طریق ثابت ہے کہ آپ صحت کی حالت میں قربانی کر کے کھاتے تھے تاہم یہ کوئی ایسا روزہ نہیں کہ کوئی نہ رکھے تو گنہگار ہوجائے یہ کوئی فرض نہیں بلکہ نفلی روزہ ہے اور مستحب ہے جو رکھ سکتاہے رکھے مگر جو بیمار،بوڑھا یا دوسرا بھی نہ رکھ سکے وہ مکلف نہیں اور نہ رکھنے سے گنہگار نہیں ہوگا مگر یہ بالکل بے حقیقت بھی نہیں جیساکہ مولوی بقاپوری صاحب نے لکھا ہے مَیں نے صحت کی حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کو اس پر عمل کرتے دیکھاہے پھر مسلمانوں میں یہ کثرت سے رائج ہےاور یہ یونہی نہیں بنا لیا گیابلکہ مستحب نفل ہے جس پر رسول کریم ﷺ کا تعامل رہااور جس پر عمل کرنے والا ثواب پاتاہے مگر جو نہ کر سکے اسے گناہ نہیں۔“

(روز نامہ الفضل 17 جنوری 1941 ص 4)

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○ (البقرۃ:255)

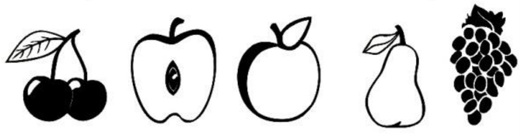

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9797024310, 7006066375

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

حجۃ الوداع

مندرجہ ذیل حدیث صحیح مسلم سے ماخوذ ہے:

جب آنحضرتؐ کے لئے قربانی کے واسطے یمن سے اونٹ لے کر آئے تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ جب تم نے اپنے اوپر حج لازم کیا تھا تو اس وقت یعنی احرام باندھنے کے وقت کیا کہا تھا؟ تونے کس چیز کے لئے احرام باندھا تھا اور کیا نیت کی تھی؟ حضرت علی نے کہا کہ میں نے اسطرح کہا تھا کہ: اللھم انی اہل بما اہل بہ رسولک

یعنی اے اللہ! میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس چیز کا احرام تیرے رسول ﷺ نے باندھا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی کا جانور ہے اور میں عمرے کا احرام باندھے ہوئے ہوں، اس لئے جب تک عمرہ اور حج دونوں سے فارغ نہ ہوجاؤں اس وقت تک احرام سے نہیں نکل سکتا اور چونکہ تم نے وہی نیت کی ہے جو میں نے کی ہے تو تم بھی احرام نہ کھولو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ وہ اونٹ جو آنحضرت ﷺ کے لئے قربانی کے واسطے حضرت علی یمن سے لے کر آئے تھے اور وہ اونٹ جو آنحضرت ﷺ خود اپنے ہمراہ لائے تھے، سب کی مجموعی تعداد سو تھی۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق سب لوگوں نے کہ جن کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا عمرہ کر کے، احرام کھول دیا، اپنے سروں کے بال کٹوادیئے مگر آنحضرت ﷺ اور وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے احرام کی حالت میں رہے پھر جب ترویہ کا دن آیا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ آئی تو سب لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہونے کے لئے تیار ہوئے چنانچہ ان صحابہ نے جو عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام سے نکل آئے تھے حج کا احرام باندھا اور آنحضرت ﷺ بھی آفتاب طلوع ہونے کے بعد سوار ہوئے اور منیٰ پہنچ گئے منیٰ کی مسجد خیف میں ظہر وعصر، مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھی گئیں اور نویں تاریخ کی فجر کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر قیام کیا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ آپ ﷺ کے لئے وادی نمرہ عرفات میں خیمہ نصب کیاجائے جو بالوں کا بنا ہوا تھا پھر رسول کریم ﷺ منیٰ سے عرفات کو روانہ ہوئے قریش کو گمان تھا کہ آنحضرت ﷺ مشعر حرام مزدلفہ میں قیام کریں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں حج کے موقعہ پر کیا کرتے تھے مگر رسول کریم ﷺ مزدلفہ سے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ جو میدان عرفات میں آئے اور وادی نمرہ میں آپ نے خیمہ کو کھڑا پایا چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں قیام کیا یہاں تک کہ جب دوپہر ڈھل گیا تو قصواء کو جو آپ ﷺ کی اونٹنی کا نام تھا، لانے کا حکم دیا جب قصواء آگئی تو اس پر پالان کس دیا گیا اور آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر وادی نمرہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن عرفہ میں تمہارے اس مہینہ ذی الحجہ میں اور تمہارے اس شہر (مکہ میں حرام ہیں یعنی جس طرح تم عرفہ کے دن ذی الحجہ کے مہینہ میں اور مکہ مکرمہ میں قتل و غارت گری اور لوٹ مار کو حرام سمجھتے ہو اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ ایک مسلمان کی جان و مال دوسرے پر حرام ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کسی کا خون نہ کرے کسی کا مال چوری و دغابازی سے نہ کھا جائے اور کسی کو کسی جانی اور مالی تکلیف و مصیبت

میں بھی مبتلا نہ کرے) یاد رکھو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے اور پامال و بے قدر یعنی موقوف باطل ہے لہٰذا اسلام سے پہلے جس نے جو کچھ کیا میں نے وہ سب معاف کیا اور زمانہ جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو موقوف و ختم کر دیا زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں لہٰذا زمانہ جاہلیت میں اگر کسی نے کسی کا خون کر دیا تھا تو اب نہ اس کا قصاص ہے نہ دیت اور نہ کفارہ بلکہ اس کی معافی کا اعلان ہے اور سب سے پہلا خون جسے میں اپنے خونوں سے معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے۔جو ایک شیر خوار بچہ تھا اور قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہزیل نے اس کو مار ڈالا تھا۔زمانہ جاہلیت کا سود معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جسے میں اپنے سودوں سے معاف کرتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے لہٰذا وہ زمانہ جاہلیت کا سود ہے لہٰذا وہ زمانہ جاہلیت کا سود بالکل معاف کر دیا گیا ہے۔

لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو خدا کی امان کے ساتھ لیا ہے یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کو عزت و احترام کے ساتھ رکھنے کا جو عہد خدا نے تم سے لیا ہے یا اس کا عہد جو تم نے خدا سے کیا ہے اسی کے مطابق عورتیں تمہارے پاس آئی ہیں، اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے (یعنی فانکحوا کے مطابق رشتہ زن و شوہر قائم کر کے) اپنے لئے حلال بنایا ہے اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے یعنی وہ تمہارے گھروں میں کسی کو بھی تمہاری اجازت کے بغیر نہ آنے دیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت، پس اگر وہ اس معاملہ میں نافرمانی کریں کہ تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دیں اور ڈانٹ ڈپٹ کے بعد بھی وہ اس سے باز نہ آئیں تو تم اس کو مارو مگر اس طرح نہ مارو جس سے سختی و شدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند پہنچ جائے اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان اور مکان اور کپڑا دو۔

لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد (یا اس کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد) تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے اور اے لوگو! میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا کہ میں نے منصب رسالت کے فرائض پوری طرح انجام دیئے یا نہیں ؟ اور میں نے دین کے احکام تم تک پہنچا دیئے یا نہیں؟ تو تم کیا جواب دو گے؟ اس موقع پر صحابہ نے (بیک زبان) کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے دین کو ہم تک پہنچا دیا اپنے فرض کو ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا بایں طور کہ اسے آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر تین مرتبہ یہ کہا کہ:

اے اللہ! اپنے بندوں کے اس اقرار اور اعتراف پر تو گواہ رہ اے اللہ! تو گواہ رہ۔اس کے بعد حضرت بلال ؓ نے اذان دی اور اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی گئی پھر دوبارہ اقامت کہی گئی اور عصر کی نماز ہوئی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی چیز یعنی سنت و نفل نہیں پڑھی گئی پھر آنحضرت ﷺ سوار ہوئے اور میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ پہنچے وہاں اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبل مشاۃ یہ ایک جگہ کا نام ہے اپنے آگے رکھا پھر

قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، زردی بھی تھوڑی سی جاتی رہی اور آفتاب کی ٹکیہ غائب ہو گئی۔ آپ ﷺ نے حضرت اسامہؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور تیز تیز چل کر مزدلفہ آ گئے یہاں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کچھ نہیں پڑھا پھر آپ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ ﷺ نے صبح کی روشنی پھیل جانے پر اذان و اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور وہاں قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تکبیر کہی۔ لا الہ اللہ پڑھا اور خدا کی وحدانیت کی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک پڑھا وہیں کھڑے تکبیر و تہلیل وغیرہ میں مصروف رہے یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی تو سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے چلے اور حضرت فضیل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا جب وادی محسر میں پہنچے تو اپنی سواری کو تیز چلانے کے لئے تھوڑی سی حرکت دی اور اس درمیانی راہ پر ہو لئے جو جمرہ کبریٰ کے اوپر نکلتی ہے تاآنکہ آپ اس جمرہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب ہے اور اس پر سات کنکریں ماریں اس طرح کہ ان میں سے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اور وہ کنکریاں باقلہ کے دانہ کے برابر تھیں اور آپ ﷺ نے وہ کنکریاں نالے یعنی وادی کے درمیان سے ماریں اس کے بعد قربانی کرنے کی جگہ جو منیٰ میں ہے واپس آئے اور یہاں آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ ذبح کئے اور باقی اونٹ حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے سپرد کئے چنانچہ باقی سینتیس اونٹ حضرت علیؓ نے ذبح کئے۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا لیا جائے چنانچہ وہ سب گوشت لے کر ایک ہانڈی میں ڈال دیا گیا اور اسے پکایا گیا جب گوشت پک گیا تو آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ نے قربانی کے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ آنحضرت ﷺ سوار ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے، وہاں پہنچ کر طواف کیا اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر عبدالمطلب کی اولاد یعنی اپنے چچا حضرت عباس اور ان کی اولاد کے پاس تشریف لائے جو زمزم کا پانی پلا رہے تھے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ عبدالمطلب کی اولاد زمزم کا پانی کھینچو اور پلاؤ کہ یہ بہت ثواب کا کام ہے اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی پلانے پر غلبہ پالیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا ابھی اس بات کا خوف ہے کہ لوگ مجھے پانی کھینچتا دیکھ کر میری اتباع میں خود بھی پانی کھینچنے لگیں گے اور یہاں بہت زیادہ جمع ہو جائیں گے جس کی وجہ سے زمزم کا پانی کھینچنے اور پلانے کی یہ سعادت تمہارے ہاتھ سے چلی جائے گی اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا تو میں خود بھی تم لوگوں کے ساتھ پانی کھینچتا اور لوگوں کو پلاتا، چنانچہ عبدالمطلب کی اولاد نے آپ ﷺ کو پانی کا ایک ڈول دیا جس میں سے آپ ﷺ نے پانی پیا۔ (مسلم)

Love For All
Hatred For None

Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119

SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture

Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

فرمودات مصلح موعودؓ درباره فقہی مسائل

قربانی کے مسائل

قربانی کے جانور کے لیے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے کان کٹا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

قربانی آج اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے لیکن سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحب کا بھی اور بعض بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس سارے مہینہ میں قربانی ہوسکتی ہے اور رسول کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کیا کرتے تھے اور اس کے مختلف کلمات ہیں اصل غرض تکبیر و تحمید ہے خواہ کسی طرح ہو اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے لیکن ہمارے ملک میں یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں اور یہ غلط طریق رائج ہوگیا۔ باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے جس کا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے وہ زور سے کہے جس کا آہستہ وہ آہستہ مگر آواز نکلنی چاہئے۔

(الفضل ۱۷/اگست ۱۹۲۲ء)(الفضل ۱۱/ستمبر ۱۹۵۱ء)

قربانی کا فلسفہ اور حکمت

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَ لَا دِمَآؤُہَا

قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ اُن کا گوشت یا اُن کا خون خدا اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ ان میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا بھوکا ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے اور اُن کی جان کی قربانی کو شوق سے قبول فرماتا ہے اور قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ دیا ہے کہ قربانیوں میں یہ حکمت نہیں ہے کہ ان کا گوشت یا اُن کا خون خداتعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے انسانی قلب میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ پس وہ لوگ جو بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پالیاوہ غلطی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں کہ خود ہی جانور ذبح کیا اور خود ہی کھا لیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا۔ یہ تو تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے جس کے اندر بڑی گہری حکمت پوشیدہ ہے جیسے مصور ہمیشہ تصویریں بناتے

ہیں مگر ان کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ ان کے ذریعہ قوم کے سامنے بعض اہم مضامین رکھنے ہوتے ہیں....
اسی طرح یہ ظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لیے تیار ہے پس جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خداتعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دوں گا۔اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اسے پورا کرکے دکھاوے کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔

(تفسیر کبیر۔جلد ششم، سورۃ الحج زیرآیت لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا صفحہ ۵۷)

قربانی، مسائل

مسائل متعلقہ ذی الحجہ بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

1۔بعد نماز عید قربانی کرنی چاہئے۔قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارہویں تک اتفاقاً ختم ہو تا ہے لیکن بعض کے نزدیک تیرھویں تاریخ کے عصر تک ہے۔

2۔قربانی سنت موکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو وہ ضرور کرے۔

3۔قربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کرے چاہے صدقہ کرے اور اس کی کھال اگر گھر میں رکھے تو ایسی چیز تیار کرائے جس کو عام استعمال کر سکیں۔احمدیوں کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کھال یا اس کی قیمت صدقات میں ارسال کرنا چاہئے۔

4۔اگر دو سالہ مینڈھا یا بکرا نہ ملے تو ایک سالہ بھی ہو سکتا ہے اور دنبہ سال سے کم کا بھی ہو تب بھی جائز ہے۔

5۔جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں ان کو چاہئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں۔ اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہئے کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہو گیا ہے۔

(الفضل ۲۲/ستمبر۱۹۱۷ء جلد۵، صفحہ ۲۴)

عید کے احکام یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے بکری کی قربانی ہو سکتی ہے اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر شخص بھی کر سکتا ہے ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔
یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوند سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لیے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہوسکتے ہیں۔ائمہ کا خیال ہے ایک گھر کے لیے ایک حصہ کافی ہے اگر گھر کے سارے آدمی سات حصہ ڈال لیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے۔

(الفضل ۱۷/اگست ۱۹۲۲ء جلد ۱۰، صفحہ ۱۳۔خطبہ عیدالاضحی)

قربانیوں کے گوشت

قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔چاہئے کہ خود کھائیں دوستوں کو دیں۔چاہے سکھا بھی

لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرنا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔

(الفضل ۱۷/اگست ۱۹۲۲ء،۱۱/ستمبر ۱۹۵۱ء۔ جلد نمبر ۱۰۔ نمبر ۱۳)

سوال:۔ کیا قربانی کا گوشت ہندو یا عیسائی یعنی غیر مذاہب کے دوستوں کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی، تحفہ دینا جائز ہے۔

(الفضل یکم جولائی ۱۹۱۵ء۔ جلد نمبر ۳۔ نمبر ۴)

سوال:۔ ایک شخص نے قربانی کا گوشت گھر میں رکھ کر اس کی بڑیاں بنالیں کیا جائز ہے؟

جواب:۔ منع تو نہیں۔ حدیثوں میں اس کا ذکر آتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ مسکینوں کو دیا جائے۔

(الفضل ۱۹/دسمبر ۱۹۱۵ء۔ جلد نمبر ۳۔ نمبر ۱۷)

قربانی اور صدقہ میں فرق

ابراہیمی سنت کے ماتحت مسلمانوں کو بھی قربانی کا حکم ہے اور اس پر مسلمان ہمیشہ سے عمل کرتے چلے آئے ہیں مگر چونکہ اس رؤیا کے دونوں پہلو ہیں منذر بھی اور مبشر بھی۔ اسی وجہ سے اس قربانی اور صدقہ میں فرق ہے۔

صدقہ کا گوشت انسان کو خود کھانا جائز نہیں۔ مگر اس قربانی کا گوشت انسان خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور اپنے دوستوں اور غرباء و مساکین میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(الفضل ۲۰/ستمبر ۱۹۱۹ء۔ خطبات عیدین صفحہ ۷۲)

سوال:۔ کیا دوسروں کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اس طریق کے مطابق میرا قاعدہ یہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔

(الفضل ۱۷/اگست ۱۹۲۲ء)

فرضیت حج

چوتھا حکم حج کا ہے۔ اگر سفر کرنے کے لئے مال ہو، راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو، بال بچوں کی نگرانی اور حفاظت کا سامان ہو سکتا ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج کرنے کا حکم ہے۔

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۲۴)

اگر خدا تعالیٰ کسی کو توفیق دے تو حج کرے اس کے لئے کئی شرطیں ہیں مثلاً مال ہو، رستہ میں امن ہو اور اگر عورت ہو تو اس کے ساتھ اس کا خاوند یا بیٹا یا بھتیجا یا ایسا کوئی اور رشتہ دار محرم جانے والا ہو۔ (الازہار لذوات الخمار صفحہ ۴۷)

حج کا فلسفہ

اسلام کا ایک رکن حج ہے جو اجتماع قومی کا زبردست ذریعہ ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں حج فرض نہیں لیکن اسلام نے سال میں ایک دفعہ تمام صاحب استطاعت لوگوں کو ایک مرکز میں اکٹھا ہونے کا حکم دیا ہے۔ اس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جب امیر اور غریب، حاکم اور محکوم، عالم اور جاہل سب ایک جگہ اکٹھے ہوں گے تو وہ قومی ضرویات پر غور کریں گے۔ اپنی کمزوریوں پر نگاہ دوڑائیں گے۔ اور ان کو دور کرنے کی

کوشش کریں گے۔اسی طرح حج کے ذریعہ اسلام نے مرکز کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جس سے آگے قوم کی درستی ہوتی ہے اوروہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھاسکتی ہے۔

(تفسیر کبیر۔جلد دہم،سورۃ الکوثر۔صفحہ ۳۰۰

واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا۔۔۔۔الآیہ

حج کی اصل غرض روحانی طورپر یہ ہے کہ انسان ہرقسم کے تعلقات کوتوڑکردل سے خداکاہوجائے مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خداتعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قراردے دیا کہ وہ گھربار چھوڑکرمکہ مکرمہ میں جائیں اوراس طرح اپنے وطن عزیز و اقرباء کی قربانی کاسبق سیکھیں۔کیونکہ اسلام جسم اورروح دونوں کی اہمیت کوتسلیم کرتا ہے۔جس طرح دنیا میں ہرایک انسان کاایک مادی جسم ہوتا ہے اورجسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اورروحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھناضروری ہوتاہے مثلاًاسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔اب اصل غرض تونماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خداتعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔اس کی صفات کووہ اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کوبنانے کی کوشش کرے۔ان باتوں کابظاہر ہاتھ باندھنے یاسیدھا کھڑاہونے یازمین پرجھک جانے سے کوئی تعلق نظرنہیں آتا۔مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم ہی نہیں رہ سکتی اس لئے خداتعالیٰ نے جہاں نماز کاحکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کابھی حکم دے دیا۔جن مذاہب نے اس حقیقت کونہیں سمجھا اورانہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کوضروری قرارنہیں دیا وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہوگئے ہیں اوراگر ان میں کوئی نمازہوتی بھی ہے توایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہرقسم کے تعلقات کومنقطع کرکے خدا کا ہوجائے۔

(تفسیر کبیر۔جلد ششم،سورہ حج صفحہ ۳۱)

مسائل حج

سوال:۔موجودہ گرانی کے وقت صاحب استطاعت حج کرے یانہ کرے؟

جواب:۔جو شخص خواہ تنگی مال یاراستہ کی خرابی یاضعف وبیماری کی وجہ سے حج نہیں کرسکتا اورنیت رکھتا ہے کہ روک دور ہوتوحج کروں وہ ایسا ہی ہے گویا اس نے حج کیا۔

(الفضل ۴؍مئی ۱۹۲۲ء)

حج عورت کے لئے تبھی فرض ہے جب کہ محرم ساتھ ہو۔جن کے محرم ہوں اوروہ حج پر بھی جائیں ان پرحج فرض ہے ورنہ نہیں۔ (الفضل ۲۸؍جنوری ۱۹۱۴ء نمبر ۳۳ صفحہ ۱۱)

حج بدل

سوال:۔ڈارفیملی نے خواہش کی ہے اورکہا کہ میں ان کی والدہ مرحومہ کی طرف سے حج بدل کروں۔اوریہ کہ وہ سب اخراجات اس غرض کے لئے دیں گے؟

جواب:۔حج بدل کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلے خودحج کرچکا ہو۔کیاآپ حج کرچکے ہیں۔اس صورت میں اجازت ہے۔

سوال:۔کیاوالدہ مرحومہ کی وصیت کے مطابق ان کی طرف سے حج بدل کرایا جائے یااسی قدر رقم ان کی طرف سے یا دونوں والدین مرحومین کی طرف سے بطورصدقہ جاریہ کے چندہ وقف جدید میں ادا کردی جائے؟

جواب:۔والدہ کی خواہش کوپوراکریں اورحج بدل کرانے کی کوشش کریں مگرحج بدل وہی کرسکتا ہے جس نے پہلے حج کیاہوا ہو۔

سوال:۔ میری خواہش حج کرنے کی ہے لیکن صحت اور عمر اجازت نہیں دیتی۔ میرا بڑا لڑکا کہتا ہے کہ میری جگہ وہ حج پر چلاجائے اس کا خرچ حج کا سب میں اداکروں۔ کیااس طرح میرا حج بھی ہوجائے گا؟

جواب:۔ جائز ہے۔ بیٹاماں کی طرف سے (حج بدل) کرسکتا ہے۔ غیر کے لئے شرط یہ ہے کہ اگراس نے خود حج کیاہوا ہوتو پھر وہ حج بدل کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔

(فائل مسائل دینی۔ دفترپرائیویٹ سیکرٹری)

خانہ کعبہ و حجر اسود کی تاریخ

(فائل دینی مسائل A-32)

لفظ ''کعبہ'' لغت میں مربع شکل کے گھر کو کہا جاتا ہے اور خانۂ خدا بھی مربع کی شکل کے ہونے کی بنا پر کعبہ کہلایا ہے

کعبہ مسجد الحرام میں مکعب شکل کی مشہور عمارت ہے۔ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ اور اہم ترین عبادت گاہ ہے جس کی ضرورت ایک عبادی عمل اور فریضۂ حج کے عنوان سے مالی استطاعت اور بعض دوسری شرطوں کی بنا پر ہر مسلمان پر زندگی میں ایک بار واجب ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کے مطابق حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے اللہ کے حکم پر کعبہ کو تعمیر کیا۔ سنہ ۲ ہجری سے مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس سے کعبہ کی جانب تبدیل ہوا۔ حجر الاسود کی تنصیب میں حضرت محمد ﷺ کی تدبیر اور حضرت علیؓ کی ولادت کعبہ میں رونما ہونے والے اہم واقعات میں سے ہیں۔

کعبہ اور قرآن

کعبہ کا نام دو بار قرآن کریم کی سورہ مائدہ میں آیا ہے: ایک آیت ۹۵ میں، جہاں حرم کی حدود اور احرام کی حالت میں قتل صید کا کفارہ معین کیا گیا ہے اوردوسرا آیت ۹۷ میں جہاں خداوند متعال نے کعبہ کی زیارت، جو بیت الحرام ہے، نیز حرام مہینوں اور نشان رکھنے والوں نیز قلادہ رکھنے والے جانوروں کی قربانی کو لوگوں کے دین و دنیا کے استحکام اور پائیداری کا موجب گردانا ہے۔

تاریخی پس منظر : کعبہ کی تعمیر

حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم پر کعبہ کو تعمیر کیا۔ کعبہ کی تعمیر میں ان کے فرزند حضرت اسماعیلؑ نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ اس موضوع کی طرف قرآن کریم نے بھی سورہ البقرہ میں اشارہ فرمایاہے۔ گوکہ اس موضوع کے بارے میں مختلف اقوال نقل ہوئے ہیں کہ کعبہ کی بنیاد سب سے پہلے کس نے رکھی۔ بعض اقوال کے مطابق کعبہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے قبل تعمیر کیا گیا ہے۔ تاہم بعض مؤرخین نے اس قسم کے دعاؤں میں شک و تردد ظاہر کیا ہے۔ مکہ میں اسماعیلؑ کے فرزندوں کے سکونت پذیر ہونے کے بعد ابتداء میں قبیلہ جرہم، ان کے بعد قبیلہ خزاعہ اور آخر کار قریش نے کعبہ کا انتظام سنبھالا اور مختلف زمانوں اور صدیوں کے دوران کعبہ

توحید اور یکتا پرستی کی عبادتگاہ سے ایک بتکدے میں تبدیل ہوا۔

کعبہ کی تعمیر نو

دینی اور تاریخی مآخذ کے مطابق، کعبہ کی عمارت، تبدیلیوں اور تعمیر نو کے مختلف مراحل سے گذری ہے۔کعبہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں مسقف نہیں تھا (اور اس پر چھت نہیں تھی) اور قریش کے پیشوا اور رسول اللہ ﷺ کے چوتھے جد امجد قصی بن کلاب کے زمانے میں اس پر چھت ڈالی گئی۔کہا جاتا ہے کہ قصی سے پہلے اور حضرت ابراہیمؑ کے بعد بھی کعبہ کی مرمت اور تعمیر نو ہوئی ہے۔

کعبہ کی تعمیر کی تاریخ کو رسول خدا ﷺ کی ولادت کے بعد تدوین و توثیق ملی۔اس زمانے میں پیغمبر معظم ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل ۔ قریش نے ایک بار پھرکعبہ کی تعمیر نو کا اہتمام کیا۔بعض مآخذ کے مطابق آگ اور بعض کے مطابق سیلاب کی وجہ سے کعبہ کو نقصان پہنچا تھا۔

متقدم مؤرخین کا کہنا ہے کہ اس تعمیر نو میں وہ بہت سی خصوصیات میں تبدیلیاں کی گئیں جو حضرت ابراہیمؑ کی بنائی ہوئی عمارت میں پائی جاتی تھیں؛ عمارت کی بلندی میں اضافہ کیا گیا، عمارت کی لمبائی کو کم کردیا گیا، کعبہ کا مغربی دروازہ بند کیا گیا اور مشرقی دروازے کی اونچائی میں اضافہ کیا گیا۔کہا جاتا ہے کہ یہ چار تبدیلیاں اس دور کی تعمیر نو میں لائی گئیں۔

اس تعمیر نو کے بعد یزید بن معاویہ کے لشکر نے حصین بن نمیر کی سرکردگی میں کعبہ کو نذر آتش کیا تو عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کیا۔ اس حملے میں اتشزدگی اور منجنیقوں کی زد میں آکر کعبہ کی بنیادیں کمزور ہوگئیں۔کہا جاتا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کو مکمل طور پر ویراں کردیا تا کہ ایک بار پھر اس کو ان ہی ستونوں پر تعمیر کرے جن پر اس کو ابراہیمؑ نے تعمیر کیا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد عبدالملک بن مروان کے لشکر نے حجاج بن یوسف کی سرکردگی میں اسے ایک بار پھر منہدم کردیا۔ روایت کے مطابق عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کو اس مقصد سے مکمل طور پر ویراں کیا تھا کہ وہ اس کے ستونوں کو اس نقطے کی جانب لوٹاناچاہتا تھا جو قریش نے اس کے لئے قرار دیا تھا۔کعبہ کے اس حصے کو حطیم کہا جاتا ہے۔ قریش نے بعثت سے ۵/سال قبل کعبہ کی تعمیر نو کا کام شروع کیا تو ضروری مواد کی قلت کی وجہ سے یہ حصہ کعبہ کے باہر رہ گیا تھا اور یوں کعبہ کی لمبائی میں کمی آگئی تھی۔ ابن زبیر دسوں برسوں سے کعبہ کو اس کی تاریخی حالت کی طرف لوٹانے کا منصوبہ بناتا رہا تھا؛ لیکن عبدالملک بن مروان نے حجاج سے کہا کہ کعبہ کا وہ حصہ ہٹا دے جس کا ابن زبیر نے اضافہ کیا تھا۔ حجاج نے (منجنیقوں کے ذریعے کعبہ کو شدید نقصان پہنچانے اور عبداللہ بن زبیر کو قتل کرنے کے بعد) حطیم والا حصہ ایک بار پھر حذف کردیا اور اور کعبہ کی لمبائی گھٹا دی۔ حجاج کو تعمیر کعبہ میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تو امام سجاد بن حسینؑ کی مدد سے یہ امر ممکن ہوا۔

تعمیر نو حالیہ صدیوں میں

حجاج کے زمانے میں دسویں تعمیر نو کے بعد کعبہ کو مزید کسی بنیادو مرمت کی ضرورت نہیں پڑی حتی کہ سنہ۱۰۳۹ ہجری قمری (سنہ ۱۶۶۰ء عیسوی) میں مکہ مکرمہ میں سیلاب آیا جس کے نتیجے میں اس شہر کے۴۰۰۰/ افراد جاں بحق ہوئے اور سیلاب کا پانی مسجد الحرام میں داخل ہوا جس کی وجہ سے کعبہ کی دیواریں گر گئیں اور صرف جنوبی دیوار کو نقصان نہیں پہنچا گوکہ اس میں بھی دراریں پڑ گئی تھیں اور اس کے لئے بھی

مرمت کی ضرورت تھی۔ یہ واقعہ عثمانی بادشاہ" سلطان مراد چہارم" کے زمانے میں رونما ہوا۔ والی مکہ نے اس کو خبر دی اور اس نے اپنے دو نمائندے تعمیر نو کے کام کی نگرانی کے لئے مکہ روانہ کئے۔ سلطان کے حکم پر باقی ماندہ دیواریں گرا دی گئیں اور اور کعبہ کو از سر نو تعمیر کیا گیا۔ اس تعمیر نو کی روداد شیعہ عالم دین زین العابدین بن نور الدین کاشانی جو ان دنوں حج و زیارت کی نیت سے مکہ میں موجود تھے نے اپنی کتاب مفرحۃ الانام میں نقل کی ہے۔

کویتی ماہنامے "العربی" کے مطابق سنہ ۱۲۹۹ ہجری قمری میں سلطان عبدالحمید خان عثمانی کے زمانے میں کعبہ کی مرمت کا اہتمام کیا گیا۔ اس تعمیر نو کو آخری تعمیر نو سمجھا جاتا ہے۔ اس تعمیر نو کے دوران بنائے گئے مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ کے ڈھانچے آج تک قائم ہیں۔

متذکرہ بالا مرمت کے بعد پچھلی صدی ہجری تک کعبہ کی مرمت نہیں ہوئی تھی لیکن سنہ۱۳۷۷ ہجری قمری میں سعود بن عبدالعزیز کے حکم پر اور سنہ۱۴۱۷ ہجری قمری میں فہد بن عبدالعزیز کی ہدایت پر کعبہ میں کچھ تعمیرات ہوئیں۔

صفا مروہ

صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے نام ہیں جو مکہ میں خانۂ کعبہ کے پاس واقع ہیں۔ اب کچھ ہموار ہو کر دالان اور چبوترے کی شکل میں ہیں۔ مسجد حرام سے نکلیں تو پہلے صفا پہاڑی آتی ہے۔ اس کے بعد مشرق کی طرف ہٹتے ہوئے مروہ کی پہاڑی ہے۔ حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش اور گھبراہٹ کے عالم میں ان پہاڑیوں کے سات چکر لگائے تھے۔ کبھی وہ صفا پر چڑھتیں اور کبھی مروہ کی طرف بھاگ کر جاتیں اور پھر صفا کی طرف آ جاتیں۔ اسی اضطراری کیفیت اور اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی یاد میں حج اور عمرہ کرنے والوں کو حکم ہے وہ صفا اور مروہ کے بھی سات چکر لگائیں اس عبادت کو سعی بین الصفا والمروہ کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت اوعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما یعنی صفا اور مروہ یقیناً اللہ کے نشانات میں سے ہیں سو جو شخص اس گھر (یعنی کعبہ) کا حج یا عمرہ کرے تو اسے ان کے درمیان تیز چلنے پر کوئی گناہ نہیں۔(سورۃ البقرہ 159)

صفا اور مروہ کعبہ کے سامنے دو پہاڑیاں ہیں۔ صفا کے معنی ہیں : چکنا پتھر' اور مروہ کے معنی ہیں : سفید اور ملائم پتھر' ایک قول یہ ہے کہ صفا کے معنی ہیں : صاف اور خالص' اور مروہ کے معنی ہیں : چھوٹے چھوٹے پتھر۔ ایک قول یہ ہے کہ صفا کو اس لیے صفا کہتے ہیں کہ اس پر حضرت آدم صفی اللہ بیٹھے تھے اور مروہ کو اس لیے مروہ کہتے ہیں اس پر ان کی امراۃ (بیوی) بیٹھی تھیں۔

حجر الاسود

خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونہ کے پاس ایک سیاہ رنگ کا پتھر نصب ہے اسے " حجر اسود" کہتے ہیں۔ اس پتھر کو بہت متبرک سمجھا جاتا ہے۔ یہ پتھر غالباً شہاب ثاقب کا ایک بہت بڑا ٹکڑا تھا جو مکہ کے قریب ابو قبیس نامی پہاڑ پر گرا۔ تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیمؑ اس نمایاں پتھر کو وہاں سے اٹھا لائے اور کونے کے پتھر کی تمثیل اور ایک عظیم یادگار کے طور پر اسے اس دیوار میں نصب کر دیا۔ اب جو بھی کعبہ کا طواف کرتا ہے اسے حکم ہے کہ سب سے پہلے وہ اس " یادگار پتھر " کو بوسہ دے۔ یہ پتھر اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے اور اس کے قادر مطلق ہونے

اور صادق الوعد ہونے کا ایک خاص نشان ہے اور جس سے پیار ہو اس سے تعلق رکھنے والی خاص اشیاء بھی پیاری لگتی ہیں۔یہی فلسفہ حجر اسود کو چومنے کا ہے۔ورنہ یہ پتھر اپنی ذات میں نہ کسی کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی فائدہ اور نہ مسلمان اسے کسی رنگ میں نافع یا ضار سمجھتے ہیں۔

ملتزم

ملتزم حجر الاسود اور دروازۂ کعبہ کے درمیان واقع ہے۔

کعبہ کا دروازہ: کعبہ کا دروازہ مشرق کی جانب لگا ہوا ہے۔اس سلسلے میں - کہ کعبہ میں کب سے دروازہ نصب کیا گیا ہے - صحیح اور دقیق رائے دینا ممکن نہیں ہے؛ تاہم بظاہر یمن کے بادشاہ "تبع سوئم" نے قبل از بعثت پہلا شخص تھا جس نے کعبہ کے لئے دروازہ قرار دیا اور اس کے لئے کنجی تیار کروائی۔

مقام ابراہیم

یہ ایک پتھر ہے جو دروازۂ کعبہ کے سامنے قرار پایا ہے اور حضرت ابراہیمؑ تعمیر کعبہ کے وقت اسی پتھر پر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

غلاف کعبہ

پردۂ کعبہ سیاہ رنگ کا ریشمی کپڑا ہے جس پر قرآن کریم کی آیات کریمہ مکتوب ہیں اور کعبہ کو اس سے ڈھانپا گیا ہے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ سب سے پہلے یمنی بادشاہ اسعد حِمیَری المعروف بہ "تبع" نے کعبہ کو پردہ پہنایا۔گو کہ اس کو حضرت اسمعیل علیہ السلام سے بھی منتسب کیا گیا ہے۔

غلاف کعبہ کی تاریخ

غلاف کعبہ کی تاریخ بہت پرانی ہے اور پردے کی تبدیلی کی اہم ذمہ داری کے پیش نظر ایام گذرنے کے ساتھ ساتھ پردہ داری (حجابت) کو بھی کعبہ کے دیگر مناصب کے ساتھ ساتھ ایک منصب کے طور پر متعارف کرایا گیا۔سب سے پہلے کس نے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا؟ اس سلسلے میں مختلف افراد کی طرف اشارہ ہوا ہے؛ جیسے:حضرت ابراہیمؑ یا حضرت اسماعیلؑ۔ متعدد روایات میں منقول ہے کہ یمنی بادشاہ تُبّع (اسعد حمیری) نے سب سے پہلے کعبہ کے لئے غلاف اور دروازے کا انتظام کیا اور کعبے کو مکمل طور پر غلاف سے ڈھانپ دیا۔

ابن حجر نے تمام روایات کو نقل کرکے یوں نتیجہ لیا ہے: الف: اسماعیلؑ نے سب سے پہلے کعبہ کو ڈھانپ دیا۔ب: عدنان غالباً پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسماعیلؑ کے بعد کعبہ کو غلاف سے ڈھانپ دیا ہے۔ج: تبع پہلے شخص ہیں جنہوں نے کعبہ کو انطاع (چمڑے)، وصائل (تزئینی یمانی کپڑے) سے غلاف بنا کر، دیا ہے۔امام جعفرسے منقولہ روایت کے مطابق حضرت ابراہیمؑ یا اسمعیلؑ نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔

غلاف کعبہ کی نوعیت اور رنگ

کعبہ پر انطاع (چمڑے) کا غلاف چڑھایا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو یمنی کپڑے کا غلاف بنوا کر دیا، رسول خدا ﷺ کے بعد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان نے اس کے لئے مصری کپڑے "قباطی" کا نازک اور سفید کپڑے کے غلاف بنوا دیئے۔کچھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ قبل از ظہور اسلام بھی کعبہ کا غلاف قباطی نامی کپڑے کا ہوا کرتا تھا۔

زمانۂ جاہلیت میں حجابت کا کام اشتراک عمل سے انجام پاتا تھا، رسول خدا ﷺ نے کعبہ کے لئے یمانی کپڑے کا غلاف تیار کروایا۔ حضرت علیؑ اور مامون اور متوکل نے بھی رسول خدا ﷺ کی روش پر کعبہ کے لئے پردے تیار کروائے۔

فاکہی کا کہنا ہے کہ مامون نے کعبہ کے لئے دیبا کا سفید کپڑے کا پردہ تیار کروایا اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ فاطمیوں کے زمانے میں (۲۹۷ تا ۵۶۷ ہجری تک) کعبہ کا پردہ دیبا کے سفید رنگ کے کپڑے سے تیار کروایا جاتا رہا۔ اور محمد بن سبکتگین نے پردہ کعبہ پیلے رنگ کے دیبا کے کپڑے سے قرار دیا۔

سیاہ رنگ کے پردے کا آغاز

عباسی خلیفہ الناصر لدین اللہ عباسی (۵۷۵/۶۲۲ ہجری) پہلا شخص ہے جس نے کعبہ کے لئے سیاہ دیبا کے ریشمی کپڑے کا پردہ قرار دیا اور اس زمانے سے اب تک کعبہ پر سیاہ رنگ کا پردہ چڑھایا جاتا ہے اور یہی ہمیشہ کے لئے معمول بن گیا۔

کعبہ پر ابرہہ کا حملہ

کتاب الاعتداءات علی الحرمین کی روایت کے مطابق ایک اہم واقعہ یمن کے فرمانروا کا کعبہ پر حملہ تھا۔ یہ حملہ سنہ ۵۷۱ عیسوی میں انجام پایا اور اس کا مقصد کعبہ کا انہدام تھا۔ ابرہہ نے فیل سوار لشکر لے کر کعبہ پر حملہ کیا لیکن جب وہاں پہنچا تو آسمان سے پرندوں نے سنگریزوں کی بوچھاڑ کردی اور جس کو بھی سنگریزہ لگا ہلاک ہوگیا۔

کعبہ پر ابرہہ کے حملے کے اسباب بیان کرتے ہوئے مؤرخین نے کہا ہے کہ ابرہہ نے برسر اقتدار آنے کے بعد عیسائیت کی ترویج اور معاشی مفادات کے حصول کے لئے ایک شاندار گرجا گھر تعمیر کیا تاکہ لوگ اس کی زیارت کے لئے یمن کا سفر کیا کریں لیکن اس مقصد کے حصول میں ناکام ہوا جس کے بعد اس نے کعبہ کو ویران کرنے کا فیصلہ کیا لیکن ابرہہ نے حملہ کرنے کا حکم دیا تو پرندوں کی ایک عظیم فوج نے اس کے لشکر پر حملہ کیا۔ اس حملے میں ابرہہ کے معدود سپاہی جان بچا کر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ قرآن کریم کی سورہ فیل اسی واقعہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

دینی اور مقامی روایات کے مطابق مکہ پر ابرہہ کے حملے کا واقعہ - جو اصحاب فیل کے حملے کے نام سے مشہور ہے - عبدالمطّلب کے زمانے میں رونما ہوا۔ ابرہہ نے یمن سے ایک لشکر لے کر مکہ پر حملہ کیا۔ ابرہہ کے گماشتے قریش کے اونٹ چوری کر کے لے گئے۔ عبدالمطلب اور ابرہہ کے درمیان ملاقات ہوئی۔ عبدالمطلب نے صرف اپنے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ ابرہہ نے کہا: ”میں نے گمان کیا کہ تم کعبہ کے بارے میں گفتگو کرنے آئے ہو“۔ عبدالمطلب نے کہا: ”میں اپنے اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا اپنا مالک ہے جس کی وہ خود حفاظت کرے گا“۔ عبدالمطلب مکہ واپس آئے اور مکیوں سے کہا کہ اپنا گھر بار چھوڑ کر پہاڑیوں میں چلے جائیں اور اپنے اموال بھی ساتھ لے جائیں۔

پیغمبر خدا ﷺ کے ہاتھوں حجر الاسود کی تنصیب

کعبہ کا ایک اہم واقعہ بعثت سے کچھ عرصہ قبل میں پیش آیا جو مکہ کے عوام میں رسول اللہ ﷺ کی منزلت کی غمازی کرتا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب آپ ﷺ کی عمر ۳۵ سال تھی اور یہ واقعہ حجرالاسود کی تنصیب کا واقعہ تھا۔

جیسا کہ کعبہ کی تعمیر نو کے باب میں بیان ہوا ایک دفعہ سیلاب کعبہ کے اندر تک سرایت کرگیا اور اس کی دیواریں گر گئیں تو کعبہ کی تعمیر نو کی ضرورت پیش آئی۔ قریش نے دیواریں تعمیر کردیں؛ پس جب حجر الاسود کی تنصیب کی باری آئی تو قریش کے عمائدین میں اختلاف ظاہر ہوا۔ ہر قبیلے کا زعیم اس شرف کو اپنے نام کرنا چاہتا تھا۔ صلاح مشوروں کے بعد سب نے اتفاق کرلیا کہ جو بھی سب سے پہلے دروازہ بنو شیبہ سے مسجد الحرام میں داخل

ہو گا اس کو قاضی و منصف قرار دیا جائے گا اور وہ جو بھی کہے گا سب کے لئے قابل قبول ہو گا۔

دوسرے دن حضرت محمد ﷺ ہی تھے جو سب سے پہلے باب بنی شیبہ سے مسجد میں داخل ہوئے؛ چنانچہ قریش کے عمائدین نے کہا: وہ امین اور صادق ہیں، ہم ان کا فیصلہ قبول کرتے ہیں۔ اور پھر انھوں نے اپنا قصہ حضرت محمد ﷺ کو کہہ سنایا۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ایک چادر بچھا دو؛ اور جب چادر بچھا دی گئی تو آپ نے حجر الاسود اس چادر پر رکھ دیا اور فرمایا ہر قبیلے کا زعیم چادر کا ایک گوشہ تھام لے اور پھر چادر کو اٹھا لو؛ چنانچہ سب نے مل کر چادر کو اٹھا لیا اور آپ نے خود حجر الاسود کو چادر سے لے کر مقررہ مقام پر رکھ دیا اور آپ نے اس حکیمانہ فیصلے کے ذریعے عظیم جنگ اور خونریزی کا راستہ روک لیا۔

شعبہ سائنس

ناسا کی سورج کو قریب سے جاننے کی کوشش، مصنوعی سیارہ روانہ

ناسا کا مصنوعی سیارہ پارکر سورج کی طرف روانہ۔ امریکی خلائی ایجنسی ناسا نے پہلی بار سورج کا انتہائی قریب سے مشاہدہ کرنے کے لیے ایک سیٹلائیٹ روانہ کیا ہے۔اتوار کو فلوریڈ سے پارکر نامی خلائی تحقیقاتی سیٹلائیٹ سورج کی جانب بھیجا گیا۔پارکر کو یہ اعزاز بھی حاصل ہو گیا ہے کہ وہ انسانی تاریخ میں سب سے تیز رفتار مصنوعی سیارہ ہے اور اس کے علاوہ ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ کسی مصنوعی سیارہ کا نام حیات سائنسدان کے نام پر رکھا گیا ہو۔91 سالہ ماہر فلکیات ایوجین پارکر نے پہلی بار 1958 میں شمسی ہوا کے بارے میں بتایا تھا۔یونیورسٹی آف شکاگو کے پروفیسر ایوجین پارکر نے فلوریڈا میں مصنوعی سیارے کی روانگی کی مناظر کو دیکھتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ آئندہ کئی برس تک ہمیں کچھ سیکھنے کو ملے گا۔پارکر سٹیلائیٹ سورج کے گرد چکر لگاتے ہوئے معلومات ارسال کرے گا جس سے سورج کے بارے میں عرصے سے پائی جانے والی پراسرائیت اور اس کی صلاحیتوں کے علاوہ شمسی ہواؤں کے بارے میں تحقیق کرے گا۔خلائی مشن کو ڈیلٹا فور راکٹ کے ذریعے مقامی وقت کے مطابق رات 3.31 منٹ پر روانہ کیا گیا۔خلائی مشن کو ایک دن پہلے روانہ کیا جانا تھا لیکن روانگی سے پہلے کچھ تکنیکی مسائل کی وجہ سے روانہ نہیں کیا جا سکا۔ناسا نے خلائی مشن کی روانگی کے ایک دن بعد تصدیق کی کہ خلائی جہاز کامیابی سے راکٹ سے الگ ہو گیا ہے اور اب اپنے مدار میں سفر کر رہا ہے۔پارکر آئندہ سات برس تک سورج کے گرد 24 چکر لگائے گا اور اس دوران سورج سے اٹھنے والی شعاعوں کا مشاہدہ کرے گا جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ زمین پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ناسا کے مطابق پارکر نامی تحقیقاتی سیٹلائیٹ پر ڈیڑھ ارب ڈالر لاگت آئی ہے اور اس دوران پارکر کو 13 سو سینٹی گریڈ درجہ حرارت کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن اس پر نصف خصوصی شیٹ کی وجہ سے آلات کو نقصان نہیں پہنچے گا۔اس سے پہلے 1976 میں سورج پر تحقیق کے لیے بھیجا گیا مصنوعی سیارہ سورج سے تقریباً چار کروڑ 30 لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر رہا تھا۔مصنوعی سیارہ معلومات حاصل کرنے کے لیے سورج کی باریک فضا میں جائے گا جہاں اس کا سورج کی سطح سے فاصلہ صرف تقریباً 61 لاکھ کلومیٹر ہو گا۔جان ہاپکنز لیبارٹری سے منسلک ڈاکٹر نکی فوکس نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو لگے یہ سورج سے زیادہ نزدیک نہیں تو اس طرح سے سوچیں کہ سورج اور زمین ایک دوسرے سے ایک میٹر دور ہیں اور مصنوعی سیارہ سورج سے صرف چار سینٹی میٹر دور ہو گا۔انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ انسانی تاریخ میں پارکر سیٹلائیٹ سب سے تیز رفتار مصنوعی سیارہ ہے جو کہ چھ لاکھ 90 ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرے گا جس کا مطلب ہے کہ نیویارک اور ٹوکیو کے درمیان فاصلہ ایک منٹ سے بھی کم میں طے ہو گا۔

ملکی رپورٹیں

ریشی نگر۔ مؤرخہ 28 مئی کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ماہِ مئی میں 08 وقار عمل اور ایک مثالی وقارِ عمل منعقد کئے گئے۔

(مدثر احمد گنائی قائد مجلس ریشی نگر)

چنڈی گڑھ: مؤرخہ 27 مئی کو 17سیکٹر میں جملہ خدام نے تبلیغی مساعی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔زبانی گفتگو کے علاوہ 534 لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔اس پروگرام کو کئی مشہور اخبارات نے اپنے اخبارات میں شائع کیا۔

(قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنڈی گڑھ)

ضلع پٹنہ و گیاکا پہلا سالانہ اجتماع: مؤرخہ 24 جون بروز اتوار بمقام گیا مشن ہاؤس ضلع پٹنہ و گیا کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔اس اجتماع میں ضلع پٹنہ اور ضلع گیا کی مختلف جماعتوں کے خدام و اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اختتامی تقریب مکرم شاہ ناصر احمد صاحب امیر ضلع پٹنہ و گیا کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے درمیان انعامات تقسیم کئے گئے۔

(سید وحید الدین قائمقام ضلعی قائد پٹنہ ،گیا)۔

بنگلور میں مساعی بسلسلہ خدمت خلق:۔مؤرخہ 24 جون بروز اتوار کو بمقام جکور برما سے ہجرت کرنے والے غریب مسلمانوں میں خدمت خلق کے تحت کپڑے تقسیم کئے گئے۔قریباً60 افراد میں یہ کپڑے تقسیم کئے گئے۔

(میر عبد الحمید شاہد مبلغ انچارج بنگلور

دفتر وقف نو قادیان مؤرخہ 18جون بروز سوموار قادیان سے باہر کالجز یا یونیورسٹیز میں زیر تعلیم واقفاتِ نو اور واقفین نو کی تربیتی نشست منعقد کی گئی۔جس میں 22 واقفات اور 15 واقفین شامل ہوئے۔

(قائمقام سیکرٹری وقفِ نو قادیان)

دورہ صوبہ مہاراشٹر اور گجرات محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مؤرخہ 3تا21 جولائی 2018 صوبہ مہاراشٹر اور گجرات کی مجالس کا دورہ فرمایا۔دورہ کے دوران موصوف نے 10 ضلع مجالس خدام الاحمدیہ کا وزٹ کیااور ان کی ضلعی مجالس عاملہ اور ضلع کی مجالس کے قائدین کے ساتھ میٹنگز کیں۔15 مجالس میں تربیتی میٹنگز کا انعقاد کیااور 17 مجالس کی مقامی مجلس عاملہ کے ساتھ موصوف نے میٹنگز کیں۔علاوہ ازیں اس دورہ کے دورا ن خدام الاحمدیہ یادگیر صوبہ کرناٹک اور خدام الااحمدیہ نئ دہلی کے ساتھ بھی میٹنگز منعقد کی گئیں۔اللہ تعالیٰ اس دورے کے مثبت نتائج بر آمد فرمائے۔آمین۔

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD
A/22, SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396, 2548030
MOB: 9438362671, 9337362671, 9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING
DATA RECOVERY TRAINING

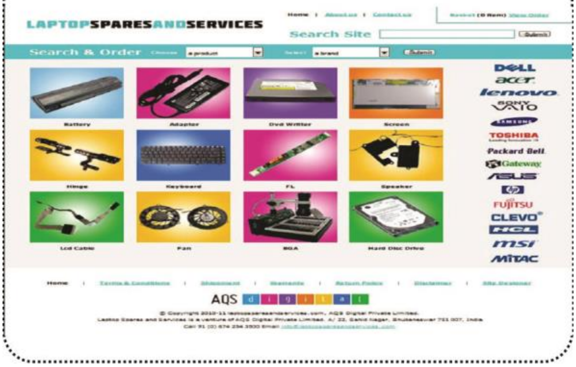

نماز عید کے احکامات

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا(الأحزاب 22)

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے

عَنِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ۔

حضرت فاکہؓ جو آنحضرت ﷺ کے صحابی تھے ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جمعہ کے دن، عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو ، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن ضرور نہاتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ : يَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيدًا فَاغْتَسِلُوا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک جمعہ (کے خطبہ)میں فرمایا۔ اے مسلمانو ! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عید بنایا ہے اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔(یعنی اس روز نہادھوکر صاف ستھرے ہوکر اچھے کپڑے پہن کر عید کی سی خوشی مناؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ایک جگہ جمع ہو۔

(1)حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز عید کیلئے ایک راستہ سے عید گاہ میں داخل ہوتے اور دوسرے راستہ سے عید گاہ سے نکلتے۔

(2) نماز عید الفطر کیلئے کچھ کھا کر گھر سے نکلنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔لہٰذا ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔

(3) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نماز عید کیلئے پیدل چلنا یعنی پیدل چل کر عید گاہ کی طرف جانا سنت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ وہ اسے پسند فرماتے تھے کہ عید کی نماز کیلئے پیدل جایا جائے اور بلاعذر سواری پر نہ بیٹھا جائے۔

اصل میں عید کا دن مصافحہ اور معانقہ کا دن ہوتا ہے ایک دوسرے کے گلے لگ کر گلے شکوے دور کرنے اور مودّت و محبت بڑھانے کا دن ہوتا ہے اور اگر کوئی سواری پر عید گاہ کا سفر طے کرے تو یہ تمام مقاصد مفقود ہو جاتے ہیں۔

(4)حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید اور جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ پڑھا کرتے تھے۔

(5)حضرت جابر بن سُمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا عیدین کی نماز آنحضرت ﷺ کے پیچھے پڑھی آپ نے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی۔

(6)نماز عید میں پہلے نماز اور بعد میں خطبہ اور پھر اجتماعی دعا سنت سے ثابت ہے اور جماعت احمدیہ اسی پر کاربند ہے جبکہ بعض فرقے پہلے خطبہ اور بعد میں نماز ادا کرتے ہیں اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ پہلے خطبہ دینے کی ابتداء مروان بن حکم نے کی۔

(7)اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ عید کے دن عید گاہ میں نماز عید سے قبل نہ کوئی نفل ہے اور نہ نماز عید کے بعد۔ہاں اگر گھر سے نفل پڑھ کر آئے اور جاکر گھر میں نفل ادا کرے تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔

(8) نماز عید کی دو رکعات سنت سے ثابت ہیں۔ پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اور سورۃ فاتحہ سے پہلے سات تکبیرات رفع یدین کے ساتھ کہے اور پھر پہلی رکعت مکمل کرکے اٹھے اور پھر پانچ تکبیرات کہہ کر دوسری رکعت مکمل کرے۔

(9) آنحضرت ﷺ نے ہر ایک کو خواہ وہ کسی عذر کی وجہ نماز ادا نہ کر سکے مثلاً عورتیں یا بالغ بچیاں عید گاہ میں حاضر ہونے اور نماز ادا نہ کرتے ہوئے خطبہ سننے اور اجتماعی دعا میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے۔

(10)عید الفطر کیلئے عید گاہ میں جانے سے پہلے پہلے فطرانہ کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازمی ہے اور اگر ادائیگی نہ کی جائے تو گناہ ہوگا۔

(11)اگر عید جمعہ کے دن آ جائے تو یہ بھی جائز ہے کہ نماز عید ادا کرکے جمعہ کی جگہ نماز ظہر ادا کی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز عید اور جمعہ کی کل دو رکعات ادا کی جائیں۔ اور اسکے بعد نماز ظہر نہ ادا کرکے نماز عصر ہی ادا کی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”عید کے دن نماز تہجد کا بالخصوص اہتمام کرنا چاہئے اور رمضان میں جن جن نیکیوں کی توفیق ملتی رہی ان نیکیوں کو سارا سال جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔“

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :

”میں کہتا ہوں کہ رمضان اور عید سے سبق حاصل کرو۔ میں نے اسی لئے کل ہدایت کی تھی کہ پہلے کی طرح آج کی رات (یعنی عید کی رات) بھی اٹھو تہجد پڑھو اور دعائیں کرو۔ کیوں کہ ہمارے بزرگوں کا طریق تھا کہ جب کوئی نیک کام کرتے تھے تو پھر دوبارہ شروع کر دیتے تھے تا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ لوگ عموماً عید کی رات کو زیادہ سوتے ہیں حالانکہ اس رات میں زیادہ جاگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا قاعدہ تھا کہ آپ جب قرآن کریم ختم کرتے تو خاتمہ کے ساتھ پھر سورۃ فاتحہ پڑھتے تاکہ قرآن کریم کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے۔ اسی طرح جب رمضان ختم ہو گیا اور شوال شروع ہوا تو میں نے چاہا کہ رمضان کے بعد شوال کے پہلے دن لوگوں کو کھڑا کر دوں (یعنی تہجد کیلئے) تاکہ دوسرا حساب شروع ہو جائے اور نیکی کا سلسلہ ٹوٹ نہ جائے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2015 کے خطبہ عید الفطر میں فرماتے ہیں:

”ہم میں سے صاحب ثروت اور مخیر لوگوں کو، امیر لوگوں کو، کاروباری لوگوں کو، دنیاوی مصروفیات میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام پر مقدم ہو اور ہمارے سامنے صحابہ کا نمونہ ہو۔ ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ اس نے اسلام کے درخت کی سرسبز شاخ بننا ہے اور سرسبز شاخ اس وقت بنا جا سکتا ہے جب وہ خصوصیات پیدا ہوں جو کسی درخت کی سرسبز شاخ کے لئے ضروری ہیں“(خطبہ عید الفطر 2015ء)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نماز عید اسکے تمام احکامات کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایامِ حج میں قبولیتِ دعا کا
ایک ایمان افروز واقعہ

(از قلم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب)

مارچ 1967ء میں حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی چودھری صاحب کے عزیز مکرم چودھری انور احمد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ

محترمہ امینہ بیگم صاحبہ بھی حج میں ہمراہ تھیں۔واقعاتِ حج کے سلسلہ میں محترم چودھری صاحب لکھتے ہیں:-

”عرفات کو جاتے ہوئے ایک دن رات منٰی میں قیام ہوتا ہے پانچ نمازیں یہاں ادا ہوتی ہیں۔عزیز انور احمد اور مَیں عصر کی نماز کے بعد جب اپنی قیام گاہ پر واپس آئے تو عزیزہ امینہ نے کہا آج گرمی کی شدت تکلیف دہ محسوس ہو رہی ہے۔اس پریشانی میں مَیں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی ہے معلوم نہیں ایسی دعا جائز بھی ہے یا نہیں۔میرے دریافت کرنے پر بتلایا مَیں نے کچھ اس رنگ میں دعا کی ہے” الٰہی ہم تیرے عاجز بندے ہیں اور تیری رضا کے حصول کے لئے تیرے فرمان کی تعمیل میں بیت اللہ کے حج کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔جہاں تونے فرمایا ہے طواف کرو ہم نے طواف کیا ہے۔جہاں تونے فرمایا ہے سعی کرو ہم نے سعی کی ہے۔جو جو تیرے فرمان ہیں وہ سب تیری عطا کردہ توفیق سے بجا لائیں گے لیکن ہم آخر تیرے مہمان ہیں۔گرمی کی شدت ہو رہی ہے کل ہم سب عرفات کے میدان میں حاضر ہونگے تجھے سب قدرت ہے تو

رحم فرما اور کل کا دن ٹھنڈا کر دے۔" مَیں نے کہا ایسی دعا بیشک جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے لیکن اپنے بندوں کی نازبرداری بھی کرتا ہے کیا عجب کہ تمہاری دعا کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو بھا جائے اور وہ ویسا ہی کر دے۔ دوسری صبح فجر سے قبل مَیں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ٹھنڈی خوشگوار ہوا چل رہی تھی۔ دل کی عجیب کیفیت ہوئی۔ عزیزہ امینہ سے کہا کہ :

تمہاری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا گیا۔ تمام دن موسم خوشگوار رہا اور بادِ نسیم جاری رہی۔ ظہر اور عصر کے بعد بادل تو چھٹ گئے لیکن ہوا میں پھر بھی خشکی رہی اور ایک دوبار دن میں بونداباندی بھی ہوئی۔

(تحدیث نعمت صفحہ:695-696)(بحوالہ الفرقان ربوہ اپریل1972ء)

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

حج بیت اللہ کی تڑپ

(کلام :سیدنا حضرت الحاج خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

دوڑے جاتے ہیں بأُمیدِ تمنا سوئے باب
شاید آجائے نظر روئے دل آرا بے نقاب
یا الٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے
کام ہیں لاکھوں مگر ہے زندگی مثلِ حباب
کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں مَیں بے نقاب
میں ہوں خالی ہاتھ مجھ کو یونہی جانے دیجئے
شاہ ہو کر آپ کیا لیں گے فقیروں سے حساب
تشنگی بڑھتی گئی جتنا کیا دُنیا سے پیار
پانی سمجھے تھے جسے وہ تھا حقیقت میں سراب
میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقامِ پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری اُمّ الکتاب
ابنِ ابراہیمؑ آئے تھے جہاں باتشنہ لب
کر دیا خشکی کو تونے ان کی خاطر آب آب
میرے والد کو بھی ابراہیمؑ ہے تونے کہا
جسکو جو چاہے بنائے تیری ہے عالی جناب
ابنِ ابراہیمؑ بھی ہوں اور تشنہ لب بھی ہوں
اسلئے جاتا ہوں میں مکہ کو بأُمید آب
اِک رُخِ روشن صدا رہتا ہے آنکھوں کے تلے
ہیں نظر آتے مجھے تاریک ماہ و آفتاب
اس قدر بھی بے رُخی اچھی نہیں عشاق سے
ہاں کبھی تو کیجئے گا اپنا چہرہ بے نقاب
چشمۂ انوار میرے دل میں جاری کیجئے
پھر دکھادیجئے مجھے عنوانِ روئے آفتاب